صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 11 اگست 2015ء بمطابق 25 شوال 1436 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰی فَبَرَّاَہُ اللّٰہُ مِمَّا قَالُوْا ؕ وَکَانَ عِنْدَ اللّٰہِ وَجِیْھًاo

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًاo یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ؕ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًاo

(ترجمہ): اے ایمان والو! تم ان لوگوں جیسے نہ ہو جاؤ جنہوں نے موسیٰ کو ستایا پھر اللہ نے موسیٰ کو ان کی باتوں سے بری کر دیا اور وہ اللہ کے نزدیک بڑی عزت والا تھا۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ٹھیک بات کیا کرو تا کہ وہ تمہارے اعمال کو درست کرے اور تمہارے گناہ معاف کر دے اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کا کہنا مانا سو اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔ وآخِرُ الدَعوَانا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ کوئسچن آورز۔ مفتی سید جانان، 2457 موجود نہیں۔ مفتی سید جانان، 2462 موجود نہیں۔ جناب اکبر حیات صاحب، 2463 موجود نہیں۔ جناب اکبر حیات صاحب، 2468 موجود نہیں۔ جناب جعفر شاہ صاحب، 2464 موجود نہیں۔

جناب جعفر شاہ صاحب 2469 موجود نہیں۔

2457 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے مختلف اضلاع کے طلباء کو سکالرشپ دیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ کے سکالرشپ پر کئی اضلاع کے طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران جن جن طلباء کو سکالرشپ دیا گیا ان کے نام، پتہ، قابلیت اور جہاں جہاں پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں، ان کی تفصیل ضلع وائز فراہم کی جائے، نیز سکالرشپ کا معیار و مقدار کیا ہے، کن کن بنیادوں پر طلباء کو دیا جاتا ہے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم و انرجی اینڈ پاور): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) محکمہ اعلیٰ تعلیم ہائر ایجوکیشن انڈومنٹ فنڈ (HEEF) کے تحت صوبے کے ان تمام کالجز جن میں BS پروگرام چل رہا ہے کے ہر سمسٹر کے دو ٹاپ طلباء کو 1500 روپے ماہانہ دیا جا رہا ہے۔ تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی جبکہ محکمہ چیف منسٹر ایجوکیشن انڈومنٹ فنڈ کے تحت پاکستان کے 10 نامور یونیورسٹیوں اور دنیا کے Top ten یونیورسٹیوں میں سکالرشپ دے رہا ہے۔ جن کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی جبکہ سکالرشپ کا معیار بھی ایوان کو فراہم کی گئی۔

2462 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبے میں حالیہ دہشت گردی کے پیش نظر کئی پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کو سیکورٹی دی گئی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان سیکورٹی گارڈز کو اسلحہ بھی دیا گیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ضلع ہنگو کے کن کن سکولوں کو سیکورٹی اور اسلحہ دیا گیا ہے، نیز جن جن سیکورٹی گارڈز کو اسلحہ دیا گیا ہے، کیا وہ معیاری ہے، تفصیل فراہم کی جائے، نیز سیکورٹی گارڈ کو کس کی سفارش یا تعاون سے بھرتی کیا گیا، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم وانرجی اینڈ پاور): (الف) جی نہیں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) ضلع ہنگو کے کسی بھی سکول کو سیکورٹی گارڈ نہیں دیا گیا ہے اور نہ ہی کسی قسم کا اسلحہ سرکاری طور پر خریدا گیا ہے۔

2463 _ ارباب اکبر حیات: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال 2014-15ء میں محکمہ تعلیم نے ضلع پشاور کے سکولوں کو بنیادی سہولیات جیسے پینے کا صاف پانی، بجلی، چار دیواری اور لیٹرین وغیرہ کی مد میں فنڈ دیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ نے پشاور کے سکولوں کو 2014-15ء میں ملنے والے فنڈ کا کتنے فیصد حصہ بنیادی سہولیات کی مد میں صرف کیا اور کتنے سکولوں کو کتنے فیصد عدم دستیاب سہولتیں فراہم کی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم وانرجی اینڈ پاور): (الف) جی ہاں۔

(ب) زنانہ سکولوں کی تفصیل: (1) پانی کی فراہمی: 140 میں سے 129 سکولز کو پانی کی سہولت کیلئے فنڈ فراہم کئے گئی، یعنی 92.14%۔

(2) بجلی کی سہولت: 221 میں سے 67 سکولز کی بجلی کی سہولت کیلئے فنڈ فراہم کئے گئی، یعنی 30.31%۔

(3) چار دیواری: 100 میں سے 88 سکولز کو چار دیواری کی سہولت کیلئے فنڈ فراہم کئے گئی، یعنی 88%۔

(4) لیٹرین: 125 میں سے 121 سکولز کو گروپ لیٹرین کی سہولت کے لئے فنڈ فراہم کئے گئے یعنی 96.8%۔

مردانہ سکولوں کی تفصیل: (1) لیٹرین: 169 میں سے 71 سکولز کو گروپ لیٹرین کی سہولت کے لئے فنڈ فراہم کئے گئے یعنی 42%۔

(2) چاردیواری: 133 میں سے 54 سکولز کو چاردیواری کی سہولت کے لئے فنڈ فراہم کی گئی یعنی 41%۔

(3) پانی کی فراہمی: 101 میں سے 15 سکولز کو پانی کی سہولت کے لئے فنڈ فراہم کئے گئے یعنی 15%-

تمام فنڈز متعلقہ سکولوں کے PTC اکاؤنٹس میں منتقل ہو چکے ہیں موسم گرما کی تعطیلات کے دوران فراہم شدہ رقوم مندرجہ بالا بنیادی سہولیات پر خرچ کی جائیں گی، (تفصیلاایون کو فراہم کی گئی ہے۔)

2468 _ ارباب اکبر حیات: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حالیہ سروے کے مطابق ضلع پشاور کے گورنمنٹ سکولوں میں اساتذہ اور طلباء کا تناسب انتہائی غیر متوازن ہے؛

(ب) آیا اساتذہ اور طلباء کا تناسب 40:1 (40 بچوں کے لئے ایک استاد) مقرر ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) حکومت نے جن سکولوں میں بچوں کی تعداد کم ہے اور اساتذہ کی تعداد زیادہ ہے وہاں سے اساتذہ کو تبدیل کرنے کے لئے تیار ہے۔

(ii) محکمہ ضلع پشاور کے سکولوں میں اساتذہ اور طلباء کے تناسب کو متوازن کرنے کے لئے کیا اقدامات کر رہا ہے تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم وانرجی اینڈ پاور): (الف) حالیہ سروے کے مطابق ضلع پشاور کے گورنمنٹ سکولوں میں اساتذہ اور طلباء کا تناسب کچھ اس طرح ہے۔ پرائمری سکولوں میں طلباء کی تعداد 275458 اور ان سکولوں میں اساتذہ 5881 جبکہ درکار اساتذہ 1150 ہے۔ اسی طرح مڈل اور ہائی سکولوں میں طلباء کی تعداد 86945 جبکہ اساتذہ 1775 اور درکار اساتذہ 400 ہے۔ اس طرح 40:1 کے تناسب سے 40 بچوں کے لئے ایک استاد مقرر ہے۔ 1-7-2015 سے ضلع پشاور کے مردانہ اور زنانہ سکولوں میں بالترتیب 415 اور 400، اسی طرح مڈل اور ہائی سکولوں میں بالترتیب 95 اور 240 سی ٹی اور SST آسامیوں کی منظوری دے دی گئی ہے۔ ان خالی آسامیوں کو NTS کے ذریعے مشتہر کیا جارہا ہے۔

(ب) جی ہاں

(ج) (i) محکمہ اساتذہ کو سکولوں میں بچوں کی تعداد کی بنیاد پر تعینات کرتا ہے۔

(ii) محکمہ سکولوں میں جہاں اساتذہ کی تعداد کم ہو وہاں NTS کے ذریعے بھرتی کر رہا ہے تاکہ سکولوں میں طلباء اور اساتذہ کے توازن کو برقرار رکھا جاسکے۔

2464_ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر برائے ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبائی حکومت نے مالی سال 13-2012 کے بجٹ کے مقابلے میں 14-2013 کے بجٹ میں فی طالب علم تعلیمی اخراجات میں 17% اضافہ کیا ہے اب فی طالب علم 15313 روپے خرچ کر رہی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ تعلیمی اخراجات کے اضافے کے باوجود طلباء کے تعلیمی معیار میں قابل ذکر بہتری دیکھنے میں نہیں آ رہی؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں اضافی اخراجات سے سرکاری سکولوں میں تعلیمی معیار کی بہتری کے لئے کتنے وسائل مختص کئے گئے اور ان کے کیا نتائج سامنے آئے ہیں۔ تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم وانرجی اینڈ پاور): (الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے۔ علاوہ ازیں اس ضمن میں یہ وضاحت ضروری ہے کہ سالانہ سکول شماری 15-2014 کی رپورٹ کے مطابق صوبہ کے سرکاری سکولوں کے 4170207 طلباء وطالبات میں صوبائی حکومت کی طرف سے فی طالب علم 22447 روپے خرچ کئے جا رہے ہیں۔ یہ واضح رہے کہ محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم کا جاریہ اور ترقیاتی بجٹ 15-2014 تقریباً 93611.018 ملین روپے ہے۔

(ب) جی نہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔ بلکہ طلباء وطالبات کے تعلیمی معیار میں خاطر خواہ بہتری دیکھنے میں آ رہی ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ تعلیمی معیار کی بہتری کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔

I اساتذہ کی حاضریوں میں بہتری لائی گئی ہے جس کے لئے انڈیپنڈنٹ مانیٹرنگ یونٹ قائم کیا گیا ہے۔

ii اساتذہ کی بھرتیوں وتبادلوں میں سیاسی مداخلت کو ختم کیا گیا ہے۔

iii علاوہ ازیں سکول داخلہ مہم کے تحت سکول سے باہر بچوں کو سکولوں میں داخل کیا گیا ہے۔

iv سکول میں طالبات کے داخلہ تناسب میں اضافے کے لئے 1100 ملین روپے فراہم کئے گئے ہیں جس کے ذریعے 200 روپے فی طالبہ دیئے جارہے ہیں۔ جس کی وجہ سے طالبات کے داخلہ میں 2 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ سال 16-2015 میں اس مد میں 1200 ملین روپے فراہم کئے جائیں گے۔

v تعلیم کے حوالے سے عوامی شکایات کے ازالے کے لئے ایک نظام متعارف کرایا گیا ہے۔ جس کے ذریعے سال 15-2014 کے دوران 754 شکایات میں سے 562 شکایات کا فی الفور ازالہ کیا گیا ہے۔

vi اساتذہ کی پیشہ ورانہ تربیت کے لئے حکومت نے سی پی ڈی پروگرام شروع کیا ہے جس کے تحت سال 16-2015 کے دوران 17000 اساتذہ کو تربیت دی جائے گی۔

vii 28473 پی ٹی سی ممبران کی تربیت کے لئے حال ہی میں حکومت نے پروگرام شروع کر دیا ہے۔

2469_ جناب جعفر شاہ صاحب: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ ؛

(الف) مالی سال 14-2013 میں تعلیم کے لئے مختص شدہ ترقیاتی بجٹ 30 بلین تھا جس کا 50% استعمال نہیں کیا جاسکا۔

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مالی سال 14-2013 کے مقابلے میں مالی سال 15-2014 کے ترقیاتی بجٹ میں 13% کمی کی گئی ہے۔

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو شعبہ تعلیم میں گزشتہ مالی سال 14-2013 میں 50% وسائل کے استعمال نہ ہونے اور مالی سال 15-2014 کے ترقیاتی وسائل میں کمی کے پیش نظر حکومت کے رواں مالی سال میں تاحال کئے جانے والے ترقیاتی اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم وانرجی اینڈ پاور): (الف) جی نہیں۔

(ب) جی نہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔

(ج) اس ضمن میں یہ وضاحت کی جاتی ہے کہ سال 14-2013 میں شعبہ تعلیم میں بنیادی طور پر 14 ارب روپے کی رقم مختص کی گئی جس کو تعلیمی شعبہ میں وسائل کی منصفانہ تقسیم پر خرچ کیا گیا۔

مزید یہ کہ مالی سال 15-2014 میں تعلیم و تربیت کے لئے 19.926 بلین روپے کی رقم مختص کی گئی جبکہ محکمہ نے کل 20.115 بلین روپے کی رقم مختلف مدوں میں خرچ کی یہ رقم معیاری تعلیم کی فراہمی(capacity building) ،نئے سکولوں کے قیام اور درجہ بلندی، مفت درسی کتب کی فراہمی ،والدین اساتذہ تنظیموں کی فعالی ،آئی ٹی لیبارٹریوں کے قیام ،بچوں کے وظائف اور سکولوں میں بنیادی سہولیات فراہم کرنے پر خرچ کی گئی۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ موجودہ صوبائی حکومت نے محکمہ کی بہترین کارکردگی کو دیکھتے ہوئے اضافی ایک ارب چھتیس کروڑ روپے فراہم کئے۔ جس کو محکمہ ھذا نے صاف اور شفاف طریقہ کار کے مطابق اپنی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے خارج کیا۔ نیز یہ مالی سال 15-2014 کے دوران وسائل کی تقسیم کا تناسب 116 فیصد رہا۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی درخواستیں میڈم معراج ہمایون 11-08-2015،جناب جعفر شاہ 11-08-2015 تا 16-08-2015، میڈم زرین ریاض صاحبہ 05-08-2015تا11-08-2015. ،جناب صالح محمد صاحب،ایم پی اے 11-08-2015۔ منظور ہے جی؟

آوازیں: جی،ہاں۔

جناب سپیکر: جی کریم خان، بسم اللہ۔

جناب عبدالکریم: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ ما ته جی، نننئ ورځ بنودلې شوې وه، گزشته ما یو سوال کړے وو، حبیب الرحمان صاحب راته منگل بنودلې وو نو زه لږ غوندې هغې د پاره۔

جناب سپیکر: جی، حبیب الرحمان صاحب۔

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ او قاف حج ومذہبی امور): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه، جناب سپیکر۔ یو 2323 نمبر سوال هغه بله ورځ د وزیر بلدیات په ځائې باندې ما جوابونه ورکړل، ما دوئ ته هغه ورکړے دے ، هغه زما په لاس کښې دے ، دلته کښې د لوکل گورنمنټ نمائنده به وی، پرونی باره بجو پورې هغوی د دغه نه

جواب راغوښتې وو، ماته خط پکښې راغلے دے، دا واخله، ته په هغې باندې پوهه شه، هغه دلته لوکل ګورنمنټ هغه سره ملاؤ شئ، ستا چې کوم، هغه پکښې بالکل ذکر شوے دے او هغوی به ته پوره ډيټيل باندې دغه کړې۔ زه چې پرون لاړم، ما له ئې وړومبئ دا خبره وکړه، ما دوئ ته ايشورنس ورکړے دے او دا ته اوکړه، دا زما په لاس کاپی ده او عنايت الله خو نشته، هغه چې راشی نو فوراً دوئ ته، يعنی ما دوئ سره دا وعده کړې ده، هغه پوره کول غواړی، هغه خط راغلے دے، هغوی پرې عمل شروع کړے دے۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ مفتی فضل غفور، آئٹم نمبر 7، کال اٹنشن نوٹس۔ کریم خان، جی جی، بسم اللہ۔

جناب عبد الکریم: زه د منسټر صاحب شکريه ادا کوم چې ديکښې ئې انټرسټ واخستو جی، زه په هغې کښې پارټی يم، سپيکر صاحب! تاسو يو رولنګ ورکړے وو چې داسې قسم خبره راځی، که چا کوئسچن کړے وی، ډيپارټمنټ د هغه سره رابطه کوی، خا مخا د مونږ سره رابطه کوی چې دا خبره ده، دا خبره مونږ به خا مخا دلته پاځو او د هغې تپوس به کوؤ د هغے، بيا به مونږ له جواب ملاويږی۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: داسې کريم خان! بالکل لکه ته پوائنټ آؤټ کړه، دا ټول معزز اراکين اسمبلی ته زه ريکوسټ کومه که داسې ايشو وی نو تاسو خپله زه به موقع درکوم، تاسو پوائنټ آف آرډر باندې پاځئ، زه به تپوس هم کوم او د هغوی نه به باقاعده explanation call کوم۔

Mufti Fazal e Ghafoor, item No. 7, lapsed. Syed Jafar Shah, on behalf of Syed Jafar Shah, Shah Hussain Sahib.

جناب شاہ حسین خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کراوانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ سوات کے بالائی جنگلاتی علاقوں میں بسا اوقات سمگل شدہ لکڑی کو محکمہ ضبط کرکے پہلے اپنے دفتر ضلعی ہیڈ کوارٹر سیدو شریف لے جاتا ہے اور یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ مذکورہ لکڑی بذریعہ نیلام پبلک کو فروخت کی جاتی ہے۔ اس کے لئے کوئی شفاف طریقہ کار موجود نہ ہونے کی وجہ سے شکوک و شبہات جنم لیتے ہیں، نیز لکڑ کی خرید کے خواہشمند مقامی خریداروں کے لئے

یہاں تک رسائی بھی مشکل ہو جاتی ہے اور لکڑ کی فروخت کا شفاف انتظام نہ ہونے کی وجہ سے شکوک جنم لیتے ہیں، لہذا محکمہ مقامی سطح پر مقامی لوگوں کی آسانی اور سمگلنگ کی روک تھام اور شفافیت کو یقینی بنانے کے لئے موزوں مقامات بشمول کالام، بحرین، مدین اور مٹہ میں سیل ڈپو قائم کرکے لکڑ کی فروخت شروع کرے۔

سپیکر صاحب! دا یو ښه طریقه ده، یو ښه کار دے چې کله دا لرګے اونیولے شی او هغه سرکار په حق کښې ضبط شی خو دیکښې دا اوشی چې دا یو ډپو دے، دلته کښې چې راشی، بیا خلق دا سوچ کوی چې دا محکمې والا دا نیلام کوی، که نه نیلام کوی؟ کیدے شی دا محکمې والا ترینه ځان له څه حصه اخلی یا ټول ځان سره ایږدی، دې د پاره چې دوه درې مقامات شی نو یو خو به خلقو ته هم اسانتیا شی بلکه دیکښې به دا شفافیت هم راشی او د خلقو د ذهن نه دا شکوک او شبہات، دا د محکمې په حقله دا خبره ضروری ده نو ځکه مونږ دا کال اټینشن پیش کړے دے جی۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون وپارلیمانی امور): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ متعلقه چې کوم انوائرونمنټ ډیپارټمنټ، فارسټ ډیپارټمنټ منسټر صاحبAvailable نه دے نو هغه د دوئ توجه دلاؤ نوټس ان شاء الله مونږ په خپل نوټس کښې واخستو، هغوی سره به مونږ کښینو او کوشش به دا اوکړو چې دا Sale کوم د دوئ کوم ډیمانډ دے، د سیل ډپو، نو ان شاء الله هغه سره به شاه حسین صاحب به هم شی، هغوی سره خبره به اوکړو او کوشش به دا اوکړو، که دا Genuine وی نو ان شاء الله په دې باندې به کار کوؤ۔

جناب سپیکر: ټهیک ده، اوکے جی۔ یہ جو کل واپڈا کے حوالے سے ریزولیوشن آئی ہے، میڈم! آپ کے پاس ہم بھیج رہے ہیں، تھوڑا چیک کرکے پھر اس میں جو جو ہیں، وہ آپ دیکھ لیں۔ Basically کل decide ہوا تھا کہ واپڈا کے حوالے سے ہم ایک جوائنٹ ریزولیوشن پاس کریں گے تو وہ آپ کو بھیج رہا ہوں تو وہ آپ پلیز ذرا چیک کریں۔ جی! آئٹم نمبر 8: دا لیجسلیشن اوبا سو نو بیا زه تاسو له ډ سکشن له ښه اوپن فورم درکوم، مونږ سره ټائم شته دے ډیر۔

مسودہ قانون (ترمیمی) مجریہ 2015 کا متعارف کرایا جانا

(کینال اینڈ ڈرینجز)

Item No. 8: Honourable Minister for Irrigation, to please introduce before the House. Mehmood Khan.

<u>جناب محمود خان (وزیر آبپاشی)</u>: شکریہ، سپیکر صاحب! اجازت دے جی؟

I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Canal and Drainage (Amendment) Bill, 2015, in the House.

<u>Mr. Speaker</u>: It stands introduced. Item No. 10: Law Minister, please.

<u>Minister for Law:</u> Item 9.

<u>Mr. Speaker</u>: Item 10.

مسودہ قانون (تیسری ترمیم) بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں مجریہ 2015 کا پیش کیا جانا

<u>Minister for Law</u>: Mr. Speaker Sir, I beg to move the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Third Amendment) Bill, 2015, in the House.

<u>Mr. Speaker</u>: It stands introduced. Ji, Shah Hussain Sahib, please.

رسمی کارروائی

<u>جناب شاہ حسین خان</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب! ما لږ معلومات کول جی، ضیاء اللہ آفریدی یو درخواست رالیږلے وو د پروډکشن آرډر د پارہ خپل نو چې هغې باندې تاسو څه فیصلہ کړې دہ کہ نہ، تاسو کوم قسم فیصلہ اوکړہ؟ او چې هغه پرې زر اوکړئ چې هغه غریب هلته کښې ټینشن کښې دے چې ما دلته اسمبلئ ته راغواړی که نه راغواړی؟

<u>جناب سپیکر</u>: دا میډم سپیکر زما خیال دے، هغې باندې Comments ورکړی وو او زما خیال دے چې هغه دې د پارہ، جی، بخت بیدار صاحب۔

<u>جناب بخت بیدار</u>: جناب سپیکر صاحب! شاہ حسین۔۔۔

جناب سپیکر: او بل دا دے چې دا ایشو چې کوم دے ، زه Examine کوم Already، جو بھی اس سیٹ پہ بیٹھ جاتا ہے، اس کے پاس اختیار ہو جاتا ہے۔ بخت بیدار صاحب پلیز، بخت بیدار صاحب۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب! یو ریکویسټ د شاه حسین صاحب په دې خبره پورې که ضیاء آفریدی په جیل کښې وی نو که ایم پی اے هاسټل ته ئی شفټ کړی نو ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: دا ګورنمنټ سره تعلق دے د هغې او بل دا دے چې هغه خپل لاء باندې، ګورئ ما ته چې کوم ریکویسټ راغلے دے ، زه هغه Examine کوم، هغه زه ډسکس کوم او هغې مطابق به ان شاء اللہ Decision به کوؤ که خیر وی۔ ٹھیک دے جی ؟ جی میڈم! وہ ریزولیوشن آپ نے۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: سر، آپ نے جو ریزولیوشن یہاں پہ بھیجی ہے تو نلوٹھا صاحب چونکہ ظاہر ہے مرکزی گورنمنٹ کے نمائندے ہیں تو ان کا دیکھنا بہت ضروری ہے، تو ان کو دی ہوئی ہے کہ یہ ریزولیوشن پڑھ لیں تاکہ اس میں کوئی قابل اعتراض بات نہ ہو کیونکہ ساری باتیں تو ہم نے سچ ہی اس میں کی ہوئی ہیں کہ بائیس سے تئیس گھنٹے اور آپ کو اچھی طرح پتہ ہے کہ آپ کے دفتر میں کتنا لوڈ ہوتا ہے لوگوں کا کہ جو لوگ آتے ہیں اور آپ کو کہتے ہیں کہ جی بائیس گھنٹے بجلی نہیں ہے، ٹرانسفارمرز خراب ہیں اور سب سے زیادہ لوڈ آپ پہ، سی ایم پہ، جو ہمارے پارلیمانی لیڈرز ہیں، ان پہ اور ہم لوگوں پہ تو چلیں پراونس کے حساب سے جو ہے بہت تھوڑا ہی لوڈ آتا ہے لیکن آپ لوگوں پہ تو بہت زیادہ لوڈ ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر، میں نے پڑھی ہے یہ قرارداد، اس میں ایک چیز کا اضافہ ہونا چاہیئے کہ جب صوبائی حکومت اور تمام سیاسی جماعتوں نے جو صوبے سے تعلق رکھتی ہیں، انہوں نے احتجاج کیا تھا، اس کے بعد مرکزی وزراء، تین وزراء وزیر اعلیٰ کے دفتر میں آئے تھے، وزیر اعلیٰ صاحب کی موجودگی میں ایک میٹنگ ہوئی تھی وہاں پہ اور کچھ چیزیں طے کی گئی تھیں، تو اس میں یہ نوٹ کیا جائے کہ جو فیصلے وزیر اعلیٰ صاحب کی موجودگی میں کئے گئے تھے جن کی وضاحت کل وزیر اعلیٰ صاحب نے یہاں ہاؤس میں بھی کی ہے، تو ان فیصلوں کے اوپر عمل درآمد کیا جائے۔

جناب سپیکر: عمل درآمد کیا جائے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اور سختی سے عمل درآمد کیا جائے۔

جناب سپیکر: وہ آپ اس میں لکھ دیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: وہ اس میں شامل کی جائیں اور میرے خیال کے مطابق کوتاہی واپڈا کی ہے تو واپڈا

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب! آپ اس میں شامل کریں کیونکہ ابھی میرے خیال میں یہ Main issue ہے، اس پہ-----

سکندر خان! آج ہمارے پاس کافی ٹائم ہے، میرے خیال میں ہمارے پاس ٹائم ہے، میں اس میں اس طرح کرتا ہوں کہ دس پندرہ، پندرہ بیس منٹ کے لئے بریک دیتا ہوں اور یہ تھوڑا آپ وہ کر لیں۔

محترمہ نگہت اورکزئی: سر، اس میں ایک------

جناب سپیکر: میں پندرہ منٹ کے لئے بریک دیتا ہوں، چار بجے پھر ہم اجلاس شروع کر لیں گے، Exact چار بجے ان شاء اللہ۔

چار بجے شروع کر لیں گے، ٹھیک ہے؟ اس کو آپ پڑھ کے پھر آپ پر اپر----

محترمہ نگہت اورکزئی: سر، آپ کی مرضی ہے لیکن---

جناب سپیکر: جی اس وقت ایجنڈا تو ختم ہو چکا ہے لیکن جو ایشوز ایسے ہیں جیسے خاص کر ایجنڈا میں جو نور سلیم خان کے، نور سلیم خان، ریزولیوشن، نور سلیم خان----

جناب سپیکر: امتیاز شاہد صاحب! آپ چیک کر لیں، ریزولیوشن کی کاپی کس کے پاس ہے؟ نور سلیم خان! تاسو څه خبره کوله، دې نه پس به ته ریزولیوشن د غه کړې۔

جناب نور سلیم ملک: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں آپ کے توسط سے آج حکومت کے نوٹس میں ایک بہت اہم بات لے کر آنا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر! پچھلے کچھ عرصے سے ہمارے ضلع میں امن وامان کی بہت خراب صورتحال ہے، At least ہر روز کوئی نہ کوئی وہاں پہ قتل و غارتگی کا واقعہ ہوتا ہے۔ ابھی پرسوں چار لوگوں کی اموات ہوئی ہیں جن کو نامعلوم لوگوں نے قتل کیا، اس کے ساتھ ساتھ سپیکر صاحب! کل ہمارے حلقے میں، سپیکر صاحب! میں حکومت کے منسٹروں کی توجہ چاہتا ہوں آپ کے توسط----

جناب سپیکر: جی جی، پلیز آپ اپنی اپنی سیٹ پہ تشریف رکھیں جی، عنایت خان! آپ اپنی سیٹ پہ پلیز تشریف رکھیں۔

جناب نور سلیم ملک: جناب سپیکر، یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے، کل بھی وہاں پہ اس قسم کی فائرنگ کے اندر تین افراد کی اموات ہوئی ہیں اور مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جو مقامی ڈی پی او ہیں ہمارے ضلع کے، وہ ہو سکتا ہے کہ بہت زیادہ تعلیم یافتہ ہوں گے اور وہ انگریزی میں بھی بات کرنا جانتے ہیں، افسوس یہ ہے کہ علاقے میں جس قسم کے حالات کو میں پچھلے کچھ عرصے سے دیکھ رہا ہوں، میں نے ان سے اس پہ کافی تفصیلی گفتگو بھی کی ہے لیکن اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا اور اب ہر روز وہاں پہ جان و مال بہت ہی غیر محفوظ ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ حکومت اس کے لئے بھرپور اقدام اٹھائے اور اس مسئلے کو ایسا دیکھا جائے کہ یہ ایک اہم مسئلہ ہے اور اس میں ایسا بھی نہیں ہے کہ وہ کوئی غیر علاقہ ہے جہاں پر کوئی Writ نہ ہو حکومت کی جو ہے تو وہ ایک Settled area, settled district ہے، وہاں پہ پوری پولیس فورس موجود ہے لیکن باوجود اس کے، اور کل جو واقعہ ہوا ہے، سپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں، کل جو واقعہ ہوا ہے سپیکر صاحب! وہ بالکل ایس پی آفس کے آدھے کلو میٹر کے اندر ہوا ہے، بالکل جہاں پہ ڈی سی/ایس پی کا آفس ہے، دن دیہاڑے کل وہاں پہ تین لوگوں کو قتل کر دیا گیا ہے، سڑک کے اوپر اور آٹھ گھنٹے تک وہاں لاشیں موجود تھیں اور پولیس نہیں آئی، تو میں چاہوں گا کہ حکومت مجھے اس پر Respond کرے اور بتائے کہ وہ کیا اقدامات اٹھائے گی؟ شکریہ، جناب۔

جناب سپیکر: امتیاز صاحب، جو انہوں نے نکتہ اٹھایا ہے، اس پر Please, respond

جناب امتیاز شاہد قریشی (وزیر قانون و پارلیمانی امور): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب ایم پی اے صاحب نے جو لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے نکتہ اٹھایا ہے، یقیناً یہ سن کر انتہائی دکھ ہوا کہ تین افراد کی اموات ہوئی ہیں، اس پہ ہم حکومت کی جانب سے افسوس کا اظہار بھی کرتے ہیں اور میں اس سلسلے میں ڈی آئی جی لکی اور ڈی پی او لکی مروت کے ساتھ ابھی ان شاء اللہ جونہی اجلاس ختم ہوتا ہے، اس کے متعلق بات کر کے میرے خیال میں اس پہ ایک انکوائری Conduct کر لیتے ہیں اور انکوائری رپورٹ آ جائے، پھر اس کے بعد جو بھی اس میں ذمہ دار ہوا، کیونکہ یہ ایس پی آفس کے بالکل قریب ہی یہ واقعہ ہوا ہے تو یہ اس حساب سے جو

ہے، لاءاینڈ آرڈر کے حوالے سے ہمارے لئے ایک انتہائی Threat ہے تو میرے خیال میں ایک ہائی لیول کی انکوائری اس میں Conduct کرتے ہیں اور اس میں جو بھی ذمہ دار ہوگا، اس کے خلاف ہم سخت کاروائی کریں گے ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: جی، مفتی فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اس کی کم از کم ایک ہفتہ کے اندر اندر اسمبلی میں اس کی رپورٹ پیش کرلیں، Within one week ہمیں اس کی رپورٹ چاہیے۔

جناب نور سلیم ملک: بہت شکریہ، سر۔

مولانا مفتی فضل غفور: سپیکر صاحب! تیر د خالی په ورځ باندې بونیر کښې یو واقعه راغلې وه، اخباراتو هم راخستې وه، میډیا هم هائی لائټ کړې وه، زه ستاسو په توسط سره د ټول ایوان توجه هغه طرف ته راګرځول غواړم۔ سپیکر صاحب! د واپډا د موجوده ظلم و ستم خلاف او د هغوی د غفلت خلاف د ټولې صوبې په عوامو کښې یو ډیر لوئې غم و غصه پرته ده۔ یوه ورځ او دوه ورځې او لس ورځې او هفته او میاشت نه شوله، مسلسل جی روژه تیره شوله، اختر تیر شو، د هغې نه وروستو د لوډ شیډنګ د وجې نه د شپې د خلقو خوبونه نشته دے او بیا سحر جناب سپیکر! د بجلئ د لاسه د خلقو کره د اوداسه د پاره اوبه نه وی، د هغې غم و غصې د وجې نه خلق عام طور احتجاج کوی۔ جناب سپیکر! تیر د خالی په ورځ باندې زمونږ د ډګر په پل باندې د تور ورسک کلی او انغاپور خلق هغوی راووتل او د خپل حق تپوس پښتنه ئې کوله چې دلته بائیس ګهنټې لوډ شیډنګ دے، دا ولې؟ سپیکر صاحب! هغوی پرامن مظاهره کوله او پرامن دهرنا ئې ورکوله، په هغوی باندې بې پناه تشدد اوشو د پولیس د طرف نه، سپیکر صاحب! ستاسو توجه غواړم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عاطف خان! پلیز چونکه دا واپډا سره Related issue ده نو You must respond it, ji.

مولانا مفتی فضل غفور: سپیکر صاحب! ستاسو توجه غواړم۔

جناب سپیکر: جی جی۔

مولانا مفتی فضل غفور: پولیس په هغوی باندې بې پناه تشدد اوکړو، په هغې کښې د بعضې ماشومانو، د هغوی سترګې شهیدانې شولې او هغه رااوتلې او هغه ټول په میډیا باندې راغلل او د هغې ویډیو کلپس موجود دی۔ جناب سپیکر! په هغې کښې مشران او په هغې کښې ماشومان، هغوی د تشدد سره مخامخ کړلی شو او ظلم بالائې ظلم دا چې کوم خلق په خپل ګاډو کښې دننه ناست وو، مریضان وو ورسره، هسپتال ته ئے بوتلل، هغوی پسې ئې دروازې کهلاؤ کړلې او هغوی ئې د ګاډی نه رااوباسل او هغوی ئې د تشدد سره مخا مخ کړل۔ جناب سپیکر! په یو داسې صوبه کښې داسې د عوامو سره سلوک کیږی د پولیس ګردئ او زه به اووایم چې دا د دهشتګردئ اقدام دے، یو طرف ته د پاکستان تحریک انصاف قیادت عوامو ته د خپل حق د پاره راوچتیدلو آوازونه لګوی او بیا د هغې عملی مظاهره کوی او اسلام آباد کښې د ډی چوک غوندې اهم او Sensitive ځائې، په هغې کښې ایک سو چهبیس ورځې هغه دهرنا ورکوی، جناب سپیکر! د هغې جماعت په حکومت کښې د دریو ګهنټو د پاره عوام چې کله د خپل حق د پاره رااوتل او په روډ کښیناستل، هغه نه برداشت کیږی او دومره بې پناه تشدد په هغوی باندې کیږی جناب سپیکر! دا ډیره لویه قابل مذمت واقعه ده او بیا جناب سپیکر! د داسې جماعت، د داسې پارټئ حکومت دے، د پاکستان تحریک انصاف چې د ماډل ټاؤن لاهور په واقعه باندې چې کله پولیس راولګیدو، په عوامو ئې تشدد اوکړو، جناب سپیکر! ایک سو چهبیس ورځې په هغې باندې احتجاج اوشو، ولې د پنجاب پولیس چې د پنجاب په عوامو باندې لاس پورته کوی نو دا پولیس ګردی ده او که د خیبر پختونخوا پولیس د خیبر پختونخوا په عوامو باندې لاس پورته کوی نو دا پولیس ګردی نه ده؟ آیا د دې پښتون عزت د دغې قام، د دغې پنجابی د عزت نه کم دے؟ جناب سپیکر! ډیره لویه د افسوس خبره ده، زه د هغې په فلور باندې مذمت کوم او جناب حبیب الرحمان صاحب ناست دے او زه د هغوی نه به هم په دې باندې Comments غواړم۔ د بونیر د قام سره بې پناه د ذلت او تذلیل معامله شوې ده او زه به دا ګزارش کوم د ګورنمنټ بنچز د طرف نه چې هغوی په دیکښې پراپر انکوائری

هغه تشکیل کړی او بیا جناب سپیکر! مونږ د پاره د خفګان خبره دا ده، په کراچئ کښې چې کله د بجلئ د لوډ شیډنګ د وجې نه هلته خلقSufferشو، په تکلیف کښې شو نو زمونږ جناب عمران خان صاحب د دې ځائې نه ځی د هغې خلقو د پښتنې د پاره او د کے الیکټرک خلاف هغه په عدالت کښې، هغه ایف آئی آر کټ کوی، جناب سپیکر! نو چې هلته د کے الیکټرک خلاف ایف آئی آر کټ کولے کیږی، دلته د واپډا خلاف زمونږ حکومت ولې خاموش دے؟ جناب سپیکر! عدالت ته تلل پکار دی، د دغې واپډا خلاف او د دغې قام ساتھ ورکول پکار دی، بجائې د دې چې زمونږ ډنډا د خپل قام خلاف پورته کیږی، پکار دا ده چې د دغې قام سره چا ظلم اوکړو، چا جبر اوکړو، چا زیاتے اوکړو، د هغوی خلاف پورته شی۔ جناب سپیکر! د خپل قام سره ولاړ یم، د خپل عوامو سره ولاړ یم، زه نن په فلور باندې وایم چې د بونیر عوام زنده باد او زه په فلور باندې دا خبره کوم چې د کے پی کے پولیس چې کومه رویه دغلته کړې ده، زه مجبور یم چې په هغې باندې د هغوی د پاره زه مرده باد اووایم۔ شکریه، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: امتیاز شاہد صاحب۔

وزیر قانون: مفتی فضل غفور صاحب زمونږ د دې ایون ډیر معتبر او معزز رکن دے، مونږ ته د دوئ د جذباتو احساس دے او قدر ئې کوؤ۔ زه باوجود د دې دیکښې دا دوئ چې کله توجه دلاؤ نوټس راوړے دے، د هغې نه پس Two times په دیکښې انکوائری هم Conductشوې ده خو Even thenکه دوئ Satisfiedنه دی نو زه ریکویسټ کوم چې دا مخکښې چې کوم مونږ انکوائری اوکړلو، د دوئ دا اهم ایشو ده، دیکښې هم Immediatelyیو هفته کښې دننه دننه پراپر انکوائری دConductشی، ټهیک شوه، دیکښې به دوباره۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: په دې باندې Alreadyهم دغه ایشو ده چې ټول خلق د واپډا د لاسه ډیر تنګ دی او ډیر تکلیف دے او د هغې په وجه نن مونږ دا ریزولیوشن راوړو نو زه میډم ته ریکویسټ کوم چې هغوی پراپر هغه ریزولیوشن چې دے نو، جی نوابزادہ صاحب! جی جی، اس ایشو پہ بات کرنا چاہتے ہیں؟ نوابزادہ صاحب، آپ کی کونسی سیٹ، سیٹ آپ کی یہی ہے۔

نوابزادہ ولی محمد خان: سیٹ یہی ہے۔ ډیره مهربانی، سپیکر صاحب۔ زه د بجلئ حوالې سره به خبره اوکړمه۔ دا خو پوره د پاکستان مسئله ده او بیا خاصکر د صوبه سرحد مسئله ده خو زمونږ یو 'بیک ورډ' ایریا ده ډسټرکټ بټګرام او چې په هغې کښې اټهاره اټهاره ګهنټې لوډ شیډنګ جوړیږی او بعض علاقې خو داسې ده چې زما په خیال په چوبیس ګهنټو کښې یو ګهنټه هلته بجلی راځی او مخکښې ورځ داسې چل اوشو چې چې زه لاړمه او هلته زمونږ یو څو کلی دی، د هغوی ته دا مین ګیاره اوور لوډ چې هغه ښمبا ارغښتے وه، ما د چیف په آفس کښې یو کمپلینټ اوکړو نو هغې نه باوجود هغوی په هغې باندې خو څه کار اوکړو خو بهرحال داسې چل ئې اوکړو چې هغه تارونه چې کوم وو، هغه هم په دې باندې لاندې پراته وو نو زمونږ اړخ ته خو غریبانان خلق دی او هغې سره خدائے پاک فضل کولو چې هغه انسانی دغه اونشوخو هلته د څه کسانو څاروی وو، درې څاوری کم از کم زما په خیال د دوه دونیم لکهو تاوان د هغوی اوشو او هغه څاروی چه کوم دی، هغه ګیاره وولټ سره هغه تار لاندې دومره پورې پروت وو چې هغې سره هغوی مړه شول، نو لهذا جی، زما خو دا یو دغه دے چې هزاره ډویژن ایس ای چې کوم دے ، هغه هم په دې خبره باندې هم خبر وو، هغه ته هم کمپلنټ کړے دے او ډائریکټ خبرې هغه سره شوی دی خو افسوس خبره دلته ده، پکار دا ده چې یره مونږ په کے پی کے ګورنمنټ کښې یو، دلته خلقو لکه مولانا صاحب چې اووئیل د دوئ خلاف د ایف آئی آر اوشی یا کومه کارروائی اوشی، دومره خو لکه دا اختیار مونږ له راکړی چې یره مونږ د دوئ نه خو دا تپوس کولے شو، لهذا زما جی تاسو ته دا عرض دے چې دغه کوئسچن چې کوم دے، دا د سټینډنګ کمیټئ ته حواله شی او ایس ای هزاره د هغې له د رااوغواړی او د هغوی نه د دا تپوس اوشی چې یره دا ولې داسې دا واقعات کیدے شی؟ ډیره مهربانی، السلام علیکم۔

جناب سپیکر: اچھا جی، یہ میڈم کو موقع دیتا ہوں، اس کے بعد وجیہہ الزمان صاحب، پھر اس کے بعد ریزولیوشن پاس کرلیں گے۔ میڈم انیسہ زیب۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! جہاں یہ بجلی کی زیادتی کی بات ہے، میں اس ایوان کی توجہ ان افراد کی طرف دلانا چاہتی ہوں، آپ کی اجازت سے اور میں شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے موقع دیا۔ جن کے پاس نہ بجلی ہے نہ پانی ہے اور ان کو ہم ایک طرف آئی ڈی پیز یا ٹی ڈی پیز کہتے ہیں اور جن کے متعلق پوری قوم نے اس کے Resolve کا اظہار کیا ہوا ہے کہ جب تک یہ اپنے علاقوں میں بحال نہیں ہوتے، ہم ان کے ساتھ ہیں اور ان کی بحالی تک اپنے اپنے گھروں میں یہ ساری قوم ان کے ساتھ ہو گی جنہوں نے ایک بہت بڑی قربانی دی ہے۔ جناب سپیکر! یہ آئی ڈی پیز یا ٹی ڈی پیز انتہائی کسمپرسی کے حالات میں زندگی بسر کر رہے ہیں، مکمل طور پہ ان میں سے آبادی واپس بھی نہیں گئی ہے اور ان کے بچے جو ہیں جو میٹرک پاس ہیں، میں وزیر تعلیم کی توجہ چاہوں گی، ان کے لئے Special quotas رکھے گئے تھے داخلوں کے لئے اور وہ پچھلے سال تک وہ تھے، اس دفعہ وہ Withdraw کر دیئے گئے ہیں اور یہ جو دس فیصد کوٹہ تھا، یہ اس کی وجہ سے انہیں کالجوں میں داخلے مل گئے تھے، ایک سہولت تھی تو میں آپ کی وساطت سے ان کی توجہ دلاتی ہوں کہ خاص طور پہ نارتھ وزیرستان ایجنسی کے ان آئی ڈی پیز کے لئے یہ کیوں Withdraw کیا ہے؟ اور اگر کیا گیا ہے تو اس کی کوئی Justification یا اس کو بحال کرنے کے لئے کیا قدم اٹھایا جا سکتا ہے؟ کیونکہ یہ ہم سب کے لئے یہ انہوں نے قربانی دی ہے، اب ہمارا فرض بنتا ہے کہ ان کی بہتری اور ان کی بھلائی اور فلاح کے لئے کوئی عملی اقدامات کریں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: عاطف خان۔

جناب محمد عاطف خان (وزیر برائے ابتدائی تعلیم): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ پچھلے سال جب یہ مسئلہ ہوا تھا آئی ڈی پیز کا تو سکولز میں ہم نے اسپیشل ان کے لئے جگہ یا بینر زایڈ مشن کے لئے ایک طریقہ کار بنایا تھا اور جس طرح میڈم فرما رہی ہیں کہ کالج میں بھی کیا تھا، میں پتہ کر لیتا ہوں کیونکہ ہائر ایجوکیشن سے Directly linked ہے، میں پتہ کر لیتا ہوں کہ کیوں Withdraw کیا گیا ہے؟ میرے خیال میں کوئی ایسی کوئی Reason تو نہیں بنتی لیکن بہر حال جو یہ کہہ رہی ہیں، ان کا حق بنتا ہے، ان کو ہم ان شاء اللہ تعالیٰ دوبارہ سے ان کا کوٹہ جو ہے، اس کو دوبارہ سے بحال کریں گے۔

جناب سپیکر: وجیہہ الزمان صاحب، اس کے بعد میڈم! آپ پھر۔

جناب وجیہہ الزمان خان: جناب سپیکر! میں آپ کی اور اس ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف لانا چاہتا ہوں۔ابھی کوئی پندرہ بیس دن ہوئے کہ میرے حلقے میں، میرے خاص ہوم سٹیشن میں، اوگی میں وہاں پر ایک سیلاب آیا جو واللہ اعلم Cloud burst تھا، کیا تھا؟ اتنا بڑا سیلاب میں نے خود اپنے ہوش میں نہیں دیکھا اور اس میں ہمارا بازار اور اس کے ساتھ ملحقہ آبادی کافی تباہ ہوئی، اس کے Estimates گورنمنٹ کے ڈیپارٹمنٹس بنا رہے ہیں اور مجھے امید ہے کہ پی ڈی ایم اے کی طرف سے وہاں سے Compensation مل جائیگی لیکن ابھی وہ لوگ اپنے پیروں پر کھڑے نہیں ہو پائے تھے کہ کل دوبارہ اسی جگہ میں پھر آگ لگ گئی اور ساٹھ ستر دکانیں جو تھیں وہ اس آگ کی زد میں آئیں اور ایک فائر بریگیڈ اس کو بجھا نہیں سکی تو بٹ گرام سے، بفہ سے، شنکیاری سے، بالاکوٹ سے اور دیگر جگہوں سے پانچ فائر بریگیڈز منگوائی گئیں اور صبح فجر کے وقت پر کہیں قابو پایا جاسکا، تو میں حکومت سے گزارش کرونگا کہ اس ایشو کے لئے بھی اگر ان لوگوں کے لئے کوئی Compensation وہاں کوئی اگر ایشورنس دے دیں تو میں بڑا مشکور ہونگا، جناب سپیکر۔ بہت شکریہ، جی۔

جناب سپیکر: عاطف خان! اگر آپ Respond کریں۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ٹھیک ہے، پی ڈی ایم اے والوں سے بات کر لیتے ہیں، اس کی ایڈمنسٹریشن کے تھرو ابھی ان کو کرواتے ہیں، Estimates لگوادیتے ہیں۔

جناب وجیہہ الزمان خان: جناب، یہ آگ کا مسئلہ پی ڈی ایم اے کے اختیار میں نہیں ہے۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی، کیا کہہ رہے ہیں؟

جناب وجیہہ الزمان خان: جناب، چونکہ یہ آگ وغیرہ پی ڈی ایم اے کے دائرہ اختیار میں شامل نہیں ہے، یہ ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کے پاس ہے۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: ٹھیک ہے، تو ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کو بول دیتے ہیں، ان کے Estimates لگادیتے ہیں جس میں Assessment کر لیتے ہیں، جس میں بھی آتا ہے، پی ڈی ایم اے کے تھرو نہیں آتا کسی اور، جس ہیڈ میں آسکتا ہے، اس میں کروالیں گے۔

جناب سپیکر: اوکے جی، عاطف خان! آپ خود پھر Concerned department سے آج Contact کرلیں۔ جی، میڈم نگہت اورکزئی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! یہ ایک بجلی کے بارے میں ہماری جو کل بات ہوئی تھی بڑی تفصیل سے اور اسی پر ایک قرارداد ہے، جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا میں تھوڑا وہ پہلے تو وہ۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: رولز؟

جناب سپیکر: رولز، ہاں۔

محترمہ نگہت اورکزئی: تو Already rule relaxed نہیں ہے سر، بریک کے بعد۔

جناب سپیکر: میں ابھی کرتا ہوں، ابھی کرونگا۔

محترمہ نگہت اورکزئی: چلو ٹھیک ہے۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Speaker: Rule relaxation: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Members, to move their resolutions? Those who in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The'Ayes' have it. Please.

قراردادیں

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! یہ بجلی کے بارے میں جو ہم نے بات کی تھی اور اس پر ہم لوگ قرارداد پورے ہاؤس کی طرف سے لائے ہیں لیکن اس سے پہلے یہ نلوٹھا صاحب نے مجھ سے ایک بات کی ہے جو کہ بڑی valid بات ہے کہ جو سیلاب آیا ہے خیبر پختونخوا میں، اگر اس کے بارے میں بھی کوئی ہم لوگ ریزولوشن لا سکیں، تو آپ پر منحصر ہے کہ پھر آپ کس وقت اجازت دیتے ہیں، Thursday کو دیتے یا پھر دوسرے ورکنگ ڈے پر؟ بہرحال ایک مشترکہ قرارداد ہے، اس میں، انیسہ زیب طاہر خیلی صاحبہ، امتیاز قریشی صاحب، محترمہ یاسمین پیر محمد صاحبہ، جناب اورنگزیب نلوٹھا صاحب، جناب شاہ حسین

صاحب، جناب حبیب الرحمان صاحب اور میں، نگہت اورکزئی نے محکمہ واپڈا نے پشاور سمیت پورے صوبے میں ظلم ناانصافی کی حد کر دی ہے اور بارہ سے بائیس گھنٹے تک غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ کی جارہی ہے۔ ٹرانسفارمرز خراب ہونے کی صورت میں کئی کئی ہفتے ٹھیک ہونے میں لگ جاتے ہیں، اکثر عوام اپنی جیب سے ان ٹرانسفارمرز کی مرمت کرواتے ہیں، لوڈشیڈنگ کی وجہ سے عوام ایک عذاب اور کرب کی زندگی گزار رہے ہیں، بار بار یقین دہانی کے باوجود اس پر عمل درآمد نہیں ہورہا۔ صوبے کے وزیر اعلیٰ، وزراء صاحبان، سپیکر صاحب، یہ میں ایڈ کر رہی ہوں آپ کا نام، چونکہ آپ بھی اس میں شامل تھے اس Protest میں، سپیکر صاحب! جملہ پارٹیوں کے پارلیمانی لیڈرز اور عوامی نمائندوں نے اسلام آباد جا کر احتجاج کیا لیکن مرکزی حکومت اس پر کوئی توجہ نہیں دے رہی، بجلی پیدا کرنے والے صوبے میں نہ تو لوڈشیڈنگ ختم کی جارہی ہے، نہ شیڈول کے مطابق صوبے کو بجلی فراہم کی جارہی ہے اور نہ نیٹ ہائیڈل میں صوبے کا جائز حق دیا جارہا ہے، مرکزی حکومت ایسے حالات پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہے جس سے صوبے کے ہر فرد میں مرکزی حکومت کی اس ناانصافی کے خلاف نفرت پیدا ہورہی ہے، لہذا یہ صوبائی اسمبلی سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ کو ختم کیا جائے اور سوچے سمجھے منصوبے کے تحت خیبر پختونخوا حکومت کے خلاف عوام کو جو متنفر کیا جارہا ہے اور چیف ایگزیکٹیو واپڈا خیبر پختونخوا جو کہ اس لوڈشیڈنگ میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں، کو صوبے سے ٹرانسفر کیا جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that, sorry, the motion before the House that the joint resolution moved, by the honourable Members, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

نلوٹھا صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی جناب سپیکر صاحب، سیلاب کے بارے میں بات کرنی تھی۔

جناب سپیکر: یہ عاطف خان کچھ بات کرنا چاہتے ہیں، اس کے بعد آپ، عاطف خان بات کرنا چاہتے ہیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی، ٹھیک ہے۔

جناب عاطف خان (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): جو قرارداد سپیکر صاحب! ابھی منظور ہوئی ہے، آج ہم نے پیسکو چیف سے ٹائم Monday کو، وہ ابھی کنفرم کر دیتے ہیں تو اپوزیشن لیڈرز جو ہیں یا پارلیمنٹری لیڈرز جو ہیں، وہ اور ہم مل کر پیسکو چیف سے اگر Monday تک ان کو ٹرانسفر نہ کیا گیا ہو تو ان سے پھر Monday کو ان شاءاللہ تعالیٰ میٹنگ کرلیں گے، اگر ٹرانسفر کر دیا اس وقت تو کسی اور سے پھر میٹنگ کرلیں گے لیکن بہر حال ہم نے انہیں Monday کا بولا ہے کہ Monday کو یہ پارلیمنٹری لیڈرز اور ہم مل کر ان سے میٹنگ کریں گے، جو مسئلے مسائل ہیں، وہ ان سے ڈسکس کریں گے Monday کو ان شاءاللہ تعالیٰ۔

جناب سپیکر: اچھا، یہ ریزولوشن آپ دیکھ لیں، سائن ہوئی ہے یہ۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ابھی سائن کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اگر آپ سیکرٹریٹ میں جمع کروا دیں تاکہ پراپر ایک جوائنٹ ریزولوشن بن جائے تو بہتر ہوگا، یہ بہت اچھا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ابھی دستخط کر لیتے ہیں اور پیش۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، میرا مطلب یہ ہے کہ تھرو سیکرٹریٹ آجائے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! یہ سیلاب کے متعلق بہت اہم قرارداد ہے تو اگر ابھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ نلوٹھا صاحب! آپ اس طرح اس ریزولوشن کو چھوڑ کر، آپ اس ایشو پر بات کرلیں اور پھر ایک جوائنٹ ریزولوشن اچھی ہوگی کہ وہ اس کا کوئی فائدہ بھی ہوگا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر، یہ ریزولوشن اس لئے ہم لائے ہیں کہ صوبائی حکومت کو اس کے فرائض سے آگاہ کیا جائے تاکہ جو لوگ جن کے گھر گرے ہیں، وہ گھروں سے باہر بیٹھے ہوئے ہیں، انہیں ٹینٹس بھی ابھی تک نہیں ملے ہیں۔

جناب سپیکر: اس قرارداد کو کسی نے سائن کیا ہے یا نہیں کیا ہے؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی کر لیتے ہیں، ہم ابھی کر لیتے ہیں سر۔

جناب سپیکر: تو اس طرح ہے کہ اس کو Next day میں ڈال لینا، آپ اس کو سیکرٹریٹ میں داخل کروادیں تو تیرہ کو ان شاءاللہ تعالیٰ اور یہ گورنمنٹ کے ساتھ آپ ڈسکس کرکے تاکہ جوائنٹ ریزولوشن آجائے۔ تھینک یو، جی۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی بخت بیدار صاحب، بسم اللہ جی۔

جناب بخت بیدار: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، زه ستاسو په تهرو باندې د صوبائی حکومت یو اهم خبرې ته توجه مبذول کول غواړم۔ زمونږه ملاکنډ ډویژن کښې ایډیشنل کمشنر تقریباً د شپږ اته میاشتونه نشته، زمونږ ټولې مقدمې د هغه سره پینډنګ پرتې دی، که مهربانی اوشی او صوبائی حکومت په دې باندې عمل درآمد اوکړی او ایډیشنل کمشنر ملاکنډ ډویژن زر تر زره اپوائنټ کړی۔

جناب سپیکر: جی، عنایت خان۔

جناب عنایت اللہ (سینئر وزیر بلدیات): ٹھیک ہے سر، اس پر کوئی اختلاف نہیں ہے، میں اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو یہ Communicate کرونگا اور ایک جائز اور Genuine مطالبہ ہے، ایڈیشنل کمشنر ملاکنڈ کی تعیناتی ہو جائیگی، ان کی بات درست ہے۔ اصل میں وہاں ریونیو ایکٹ کے تحت ایڈیشنل کمشنر کا آفس ایک کورٹ کی حیثیت رکھتا ہے، اس وجہ سے پرابلمز ہوتے ہیں، Litigation، لوگوں کو پرابلمز ہوتے ہیں Revenue matters کے، تو پرابلمز ہوتے ہیں، تو ان کا آفس بہت Important ہے اس لحاظ سے۔

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 3:00 pm, Thursday afternoon, dated 13-08-2015.

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 13 اگست 2015 بعد از دوپہر تین بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)